© rasailojaraid.com

آسمان علم وفضل کا روشن ستارہ

مولانا عبدالغفور زاہد رحمۃ اللہ علیہ

عمران احمد سلفی
مدیر جمعیۃ البرہان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے! ہر چیز فنا ہونے والی ہے البتہ بقا کسی کو حاصل ہے تو وہ تیرے رب کی ذات ہے (الرحمٰن 26-27)

دنیا میں اربوں کھربوں انسان پیدا ہوتے ہیں اور مر جاتے ہیں لیکن بعض پاکیزہ ارواح ایسی ہوتی ہیں جن کے دنیا سے چلے جانے کا رنج والم دیرپا ہوتا ہے ۔اگرچہ موت ایک اٹل حقیقت ہے اور اس سے فرار ممکن ہی نہیں اور یہ حیات مستعار کسی نہ کسی انداز میں گزر ہی جاتی ہے البتہ جو زندگی رب کی رضا کے حصول اور اس کی مرضیات کے مطابق گزرے وہی آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار ہوتی ہے جہاں انسان کو ہمیشہ رہنا ہے۔انسانی زندگی کی بے ثباتی ہر ایک پر واضح ہے کوئی اس زندگی کو محض دنیاوی مال ومتاع کے حصول میں صرف کر دیتا ہے تو کوئی کسی اور غرض وغایت میں جیتا ہے البتہ سب سے پاکیزہ و مبارک زندگی صاحبان تقوی کی ہے اور اہل علم وفضل سب سے زیادہ تقوی حاصل کر سکتے ہیں اگر وہ صاحبِ علم ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ عمل بھی ہوں ایسے ہی صاحبان علم وعمل کے قافلے کے راہ رو مولانا عبدالغفور زاہد رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جو بروز جمعۃ المبارک ۳ جنوری ۲۰۰۳ء کو انتقال کر گئے .انا للہ و انا الیہ راجعون

ان کی ساری زندگی تعلیم وتربیتِ قرآن مجید میں گزری۔مرحوم دہلی کے ایک علمی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کے والد مولانا عبدالستار بھی متدین عالم دین تھے۔انہوں نے اپنے سب سے بڑے فرزند مولانا عبدالغفور کو بھی علم دین کی تحصیل کیلئے وقف کر دیا۔مرحوم نے اہل حدیث مکتبہ فکر کے معروف علمی مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالسلام محمدی مسجد برنس روڈ سے سند فراغت حاصل کی۔علاوہ ازیں انہوں نے اعلی تعلیم کے حصول کیلئے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا بھی رخ کیا اور وہاں سے بھی اکتساب فیض کیا۔

مولانا عبدالغفور زاہد اپنے علم وفضل میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔انہوں نے بحیثیت عربی ترجمان سعودی کونسل خانہ میں بھی خدمات انجام دیں۔بعدازاں تقریباً سترہ سال جدہ ،مکہ وغیرہ میں گزارے اور اس دوران تیرہ چودہ حج اور بے شمار عمرے کئے ۔اس سال رمضان المبارک میں بھی عمرہ پر جانے کی شدید خواہش تھی تاہم تاخیر ہونے کی وجہ سے وہ نہ جا سکے جس کا انہیں کافی ملال تھا۔مولانا عبدالغفور زاہد مرحوم کراچی کے خطباء میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے طویل عرصہ سے رباط العلوم اسلامیہ لائبریری بہادر آباد میں بطور ناظم کے خدمات انجام دے رہے تھے جبکہ ہر ہفتہ کے دن ترجمہ وتفسیر قرآن مجید کی تعلیم بھی دیتے تھے ۔اس کے علاوہ کراچی کی مختلف مساجد میں خطبات جمعۃ المبارک بھی ارشاد فرماتے رہے۔نیو کراچی کی رحمانی مسجد نارتھ ناظم آباد کی رحمانیہ مسجد اور جامعہ مسجد محمدی روشن باغ سوسائٹی فیڈرل بی ایریا جہاں عرصہ دراز سے آخری دن تک جمعہ پڑھاتے رہے۔

انتقال سے ایک روز قبل ہماری ملاقات رباط العلوم لائبریری میں ہوئی اور نماز مغرب اکٹھے ادا کی ۔بعد ازاں وہ ہمارے ساتھ نابغہ عصر شخصیت عالم ربانی حضرت علامہ مولانا عبدالخالق صاحب رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کیلئے تشریف لے گئے ۔اس دوران انکی علالت کے بارے میں گفتگو ہوئی اور انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ آنکھ کا آپریشن کرائیں چونکہ بینائی کافی کمزور ہو چکی تھی لہذا آئندہ چند روز میں ان کا آپریشن ہونے والا تھا لیکن کاتب تقدیر نے اس سے قبل ہی ان کی واپسی کا سامان کر رکھا تھا۔ بروز جمعۃ المبارک وہ گھر سے خطبہ جمعہ کیلئے روانہ ہوئے اور ان کے نمازیوں کے بقول ایسا خطبہ دیا جو اس سے قبل کبھی نہیں دیا تھا۔

ہر آنکھ اشکبار تھی خود بھی روتے رہے اور بعد نماز عصر وہاں سے رخصت ہوئے ۔گھر پہنچ کر نماز مغرب ادا کی اور اپنے بیوی بچوں وغیرہ سے جو کہ پنجاب گئے ہوئے تھے ٹیلی فون پر بات چیت کی ۔بعدازاں الشیخ عبد الرحمٰن السدلیس کی تلاوت اور دیگر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سماعت کرتے رہے ۔اس دوران ان کی ایک بیٹی اور برادر اصغر عبدالقیوم صاحب موجود تھے۔تلاوت سنتے سنتے کہنے لگے کہ طبیعت کچھ خراب ہو رہی ہے لہذا آرام کر لیتا ہوں ۔یہی کہا اور لیٹ گئے اور اسی دوران روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ۔انا للہ و انا الیہ راجعون

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد عالی ہے!

ترجمہ: اے اطمینان پانے والی روح ۔اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل ۔تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی ۔تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا۔اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔(سورۃ الفجر)

گویا اس آیت مبارکہ کے مصداق مولانا عبد الغفور زاہد مرحوم بھی تھے کہ نہ سکرات الموت کی سختی نہ کسی قسم کی تکلیف وغیرہ کے آثار پائے جاتے تھے بلکہ آسانی کے ساتھ روح پرواز کر گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک بندے پر لطف وکرم فرماتے ہوئے موت کی سختیاں آسان فرما دیں ۔نبی مکرم رحمت کائنات ﷺ کا فرمان مبارک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے!

ترجمہ: مومن کی روح اس کے بدن سے اس طرح نکالی جاتی ہے جیسا کہ آٹے سے بال اور کافر کی روح ایسے گھسیٹی جاتی ہے جیسے خاردار جھاڑی پر کپڑا ڈالا ہوا ہو اور اسے کھینچا جائے۔

مولانا عبدالغفور زاہد مرحوم کی موت حدیث مبارکہ کی صداقت پر دلیل ہے۔انہوں نے اطمینان و سکون کے ساتھ اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔مولانا عبدالغفور زاہد مرحوم ماہنامہ البرہان کے بانی اراکین میں شامل تھے۔البرہان کے اجراء اور تیاری میں ان کا تعاون بھی شامل رہتا تھا۔ہر ماہ درس قرآن کے عنوان سے ترجمہ وتفسیر قرآن مجید کا سلسلہ شائع ہو رہا ہے جو مولانا مرحوم تحریر فرمایا کرتے تھے اور انتقال سے ایک روز قبل بھی اس موضوع پر ان سے گفتگو ہوئی تا کہ آئندہ شمارہ میں بھی یہ سلسلہ جاری و ساری رہے۔اس کے علاوہ وہ مختلف مواقع پر البرہان میں مضامین بھی تحریر کیا کرتے تھے۔جو علمی اور روحانی تشنگی دور کرنے کا سبب بنتے تھے۔

مولانا عبدالغفور زاہد مرحوم انتہائی سادہ، منکسر المزاج اور نرم گفتار شخصیت کے مالک تھے۔غالباً ان کی ذات سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچی اور جنازہ میں شریک ہر سوگوار ان کی خوبیوں کو اپنے اپنے انداز میں خراج عقیدت پیش کر رہا تھا۔

مولانا عبدالغفور زاہد کی وفات حسرت آیات نہ صرف ان کے خاندان کیلئے عظیم صدمہ کا باعث ہے بلکہ ان کی وفات سے دینی، علمی، صحافتی حلقوں میں بھی ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کو پر کرنا شاید ممکن نہ ہو۔مولانا عبدالغفور زاہد مرحوم کی تقاریر، دروس، تحریرات اور دیگر دینی خدمات جس میں تعلیم وتعلم قرآن مجید کے علاوہ مختلف مقامات پر ترجمہ وتفسیر قرآن مجید کی نشستیں ان کیلئے ذخیرہ آخرت ثابت ہوں گی۔ان شاء اللہ تعالیٰ

مولانا عبدالغفور زاہد کیلئے کتنا بڑا اعزاز ہے کہ ان کا قرآن مجید سے اس قدر تعلق گہرا تھا کہ صبح و شام بس تعلیم قرآن اور ترجمہ وتفسیر پڑھانا ہی ان کا مشغلہ تھا اور جب آخری وقت آیا تب بھی قرآن مجید کی تلاوت ہی ان کے ساتھ تھی۔ اللھم اغفر لہ و ارحمہ

ان کی نماز جنازہ ۵ جنوری ۲۰۰۳ء بروز اتوار جامع مسجد دار السلام گلفشاں کالونی فیڈرل بی ایریا میں جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان کے امیر حضرت مولانا عبدالرحمٰن سلفی حفظہ اللہ کی امامت میں علماء کرام، صحافی حضرات اور عوام الناس کی بہت بڑی تعداد نے ادا کی اور مولانا عبدالغفور زاہد مرحوم کو سفر آخرت پر روانہ کیا۔مرحوم کی تدفین میوہ شاہ قبرستان میں ان کی والدہ کے پہلو میں کی گئی ہمارے لئے بالخصوص ان کی وفات بہت بڑا نقصان ہے۔

البرہان نہ صرف ان کی علمی وصحافتی خدمات سے استفادہ کرتا تھا بلکہ ہر مرحلے پر ہمیں ان کا تعاون حاصل رہتا تھا۔ایسے موقع پر جبکہ وہ ہم میں نہیں رہے ادارہ البرہان اور اس کے تمام ذمہ داران وقارئین اللہ کے حضور دست بہ دعا ہیں کہ خالق کائنات انہیں جنت کے اعلیٰ درجات عطا فرمائے ان کی خطاؤں سے درگزر اور نیکیوں کو قبول فرمائے آمین۔ہم مولانا عبدالغفور زاہد مرحوم کے اہل خانہ بیوہ اور صاحبزادوں عبد الشکور، عبد اللہ اور برادران عبدالقیوم وغیرہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ سے ان کیلئے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔آمین

ادارہ ترجمان الحدیث: مولانا عبدالغفور زاہد مرحوم کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مولانا کیلئے دعائے مغفرت اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

قارئین توجہ فرمائیں

جن احباب کا سالانہ زرتعاون ختم ہو چکا ہے ان کے مجلہ میں مخصوص دائرے میں سرخ نشان سے نشاندہی کی جارہی ہے کہ وہ احباب اولین فرصت میں سالانہ زرتعاون مبلغ 150 روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔بصورت دیگر آئندہ ماہ سے ان کے نام مجلہ بند کرنا ادارہ مجبور ہوگا۔(ادارہ)

اپنی تجارت کو فروغ دینے کیلئے
مجلہ ترجمان الحدیث
میں اشتہار دیں

انتہائی معقول ریٹ......بہترین سرکولیشن

بیک ٹائٹل	5000 روپے
بیک ٹائٹل اندرون	4000 روپے
فل صفحہ اندرون	3000 روپے
نصف صفحہ اندرون	1500 روپے
چوتھائی صفحہ اندرون	800 روپے
عام چھوٹے اشتہارات	500 روپے

رابطہ کیلئے: منیجر مجلہ ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد
فون: 041-8780274 / 374

مضمون نگار حضرات کی خدمت میں چند گزارشات

۱۔مضمون فل اسکیپ صفحہ کی ایک جانب تحریر فرمائیں۔
۲۔فوٹو کاپی کی بجائے اصل تحریر ارسال فرمائیں۔
۳۔مضمون بھیجنے کے بعد باری کا انتظار فرمائیں۔
۴۔مضمون لکھتے وقت مکمل حوالہ درج کریں، مثلاً صفحہ نمبر، جلد نمبر باب وغیرہ (ادارہ)

© rasailojaraid.com